انوار مدینے کے

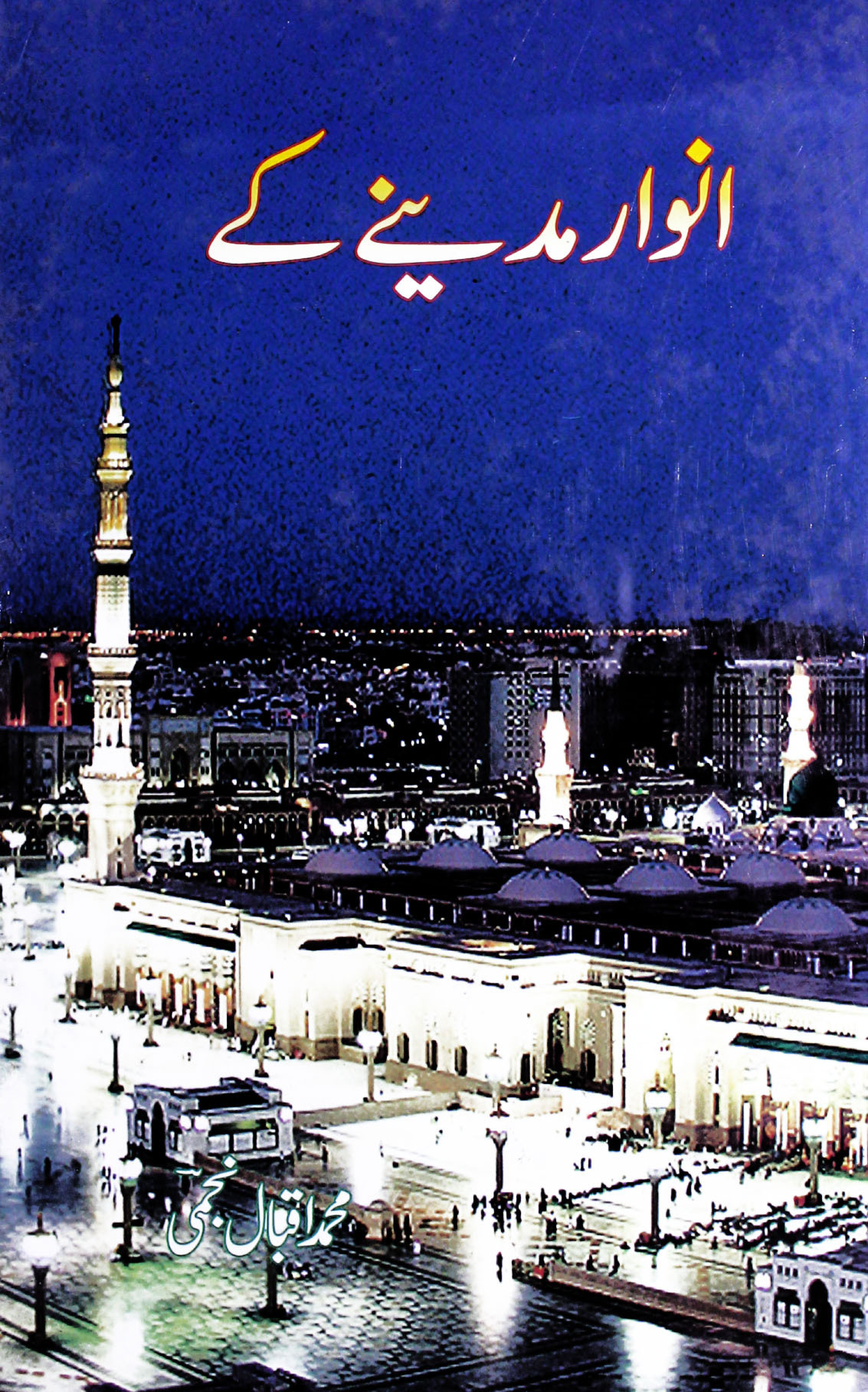

محمد اقبال نجمی

Marfat.com

انوار مدینے کے

نعتیہ ماہیے

محمد اقبال نجمی

FAA

فروغِ ادب اکادمی

لاہور — گوجرانوالہ — اسلام آباد

Marfat.com

خوبصورت، معیاری اور

دیدہ زیب کتابوں کا اہم مرکز

جملہ حقوق محفوظ ھیں

نام کتاب	:	انوار مدینے کے
مصنف	:	محمد اقبال نجمی
سال اشاعت	:	۲۰۰۹ء
تعداد	:	۵۰۰
قیمت	:	[redacted] روپے
کمپوزنگ	:	سجاد کمپوزنگ سنٹر
ناشر	:	فروغ ادب اکادمی

۸۸۔بی، سیٹلائٹ ٹاؤن، گوجرانوالہ

فون: ۰۵۵۔۳۲۵۱۶۰۳

Marfat.com

انتساب

عاشقانِ رسول ﷺ کے نام

☆

اُس پیار خزینے سے
دامن میں بھرے سب نے
انوار مدینے کے

☆

Marfat.com

انوار مدینے کے
دل ، جان کریں روشن
گلزار مدینے کے

☆☆

رحمت کے خزینے سے
بھرتے ہیں مرا دامن
انوار مدینے کے

☆☆

اِس نعت سفینے سے
ملتے ہیں مجھے نجمی
انوار مدینے کے

☆☆

Marfat.com

انوار مدینے کے

نعتیہ ماہیے ایک ایمان افروز مجموعہ کلام

ڈاکٹر بشیر عابدؔ

''ماہیا'' پنجابی لوگ گیتوں میں ایک مشہور شعری اسلوب ہے جو سہ مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے اگرچہ یہ لوک صنف اپنے نام ''ماہیا'' کے اعتبار سے قدیم معلوم نہیں لگتی لیکن اس کا پرانا نام ''بگڑو'' کہلاتا ہے۔ جو پنجابی لفظ بگا (سفید یا چٹا رنگ) سے نکلا ہے۔

''ماہیا'' موجودہ دور میں مختلف اوزان کے باوجود ایک معروف بحر وزن ''مفعول ،مفاعیلن ،کے پیمانے پر لکھا جارہا ہے اور یہ اسی بحر ،وزن میں مقبول بھی ہے۔

محمد اقبال نجمی کے نعتیہ ماہیے بھی مذکورہ بالا بحر و وزن میں تخلیق کئے گئے ہیں جو اپنے اندر مقامی لے اور سُر کے ہمراہ ترنم اور غنائیت کی فضا برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

نجمی صاحب نے نعتیہ ماہیوں کے ذریعے حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ منورہ میں نذرانہ مدح و توصیف کے لیے ایسے ذوق و شوق سے شمائل رسولؐ، اخلاق نبویؐ اور کردارِ رسالتؐ کی حق بیانی کو صفحہ قرطاس پر بکھیرا ہے جیسے آسمان پر چمکتے ہوئے ستاروں کا جھرمٹ کرنیں نچھاور کرتا ہے۔

محمد اقبال نجمی کا نام موجودہ صفِ اول کے نعت گو شعراء میں شمار ہوتا ہے۔ انہوں نے حمد و نعت کے حوالے سے پنجابی اور اردو ادب کی مختلف اصناف میں تخلیق اور ترتیب کے ذریعے گراں قدر سرمایہ مہیا کیا ہے جو ان کی شاعرانہ خوبیوں کی عکاسی بھی کرتا ہے اور غمازی بھی۔

ان کا ماہیا پھول کی ایسی تین پتیوں کی طرح ہے جن سے محبت، عقیدت اور عشق کی تموج خیز نکہتیں دل، دماغ اور آنکھ کو شاداب، معطر اور روشن کرنے کا ادراک تفویض کرتی ہیں۔

موصوف نے اپنے ہر نعتیہ مجموعہ میں انہی جذبات و احساسات کا اظہار بھیگی پلکوں کے ساتھ کیا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ محبوبِ خدا، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مدحت و توصیف

Marfat.com

میں حفظِ تعظیم کی خاطر خاص آداب و احترام کا محتاط اہتمام ہر حالت میں ضروری ہوتا ہے اس لیے ان کی تمام نعتیہ شاعری اسی حفظ و تعظیم کے تحت وقوع پذیر ہوئی ہے اور زیرِ نظر نعتیہ ماہیا میں بھی اسی پاکیزہ فضا کو برقرار رکھتے ہوئے موتیوں جیسے الفاظ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ جلیلہ میں آپ صاحبِ لولاک والمعراج ﷺ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو اساس بنا کر نذرانہ عقیدت و محبت پیش کرنے کی انہیں سعادت نصیب ہوئی ہے جو کسی بڑے سے بڑے تمغۂ اعزاز سے کم نہیں۔ چند نعتیہ ماہیے بطور مثال نذرِ قارئین کئے جاتے ہیں۔

سانسوں میں بسے خوشبو
جب نعت نبی لکھوں
لفظوں میں رچے خوشبو

☆☆

کچھ حرف چراغوں سے
مدحت کو چنے میں نے
خورشید کے باغوں سے

☆☆

اُن سا ہے کہیں کوئی
آیا ہے نہ آئے گا
اُن جیسا حسیں کوئی

☆☆

سورج کو بھی موڑا ہے
انگلی کے اشارے سے
ہاں چاند بھی توڑا ہے

☆☆

کب لطفِ سفر پایا
جب رحمت عالمؐ کا
روضہ تھا نظر آیا

Marfat.com

☆☆

وہ جان سے پیارے ہیں
محبوبؐ خدا بھی
ہم سب کے سہارے ہیں

☆☆

وہ نام اُجالا ہے
اُس نام کو جپنے کا
انعام اُجالا ہے

☆☆

میں خود کو سجاؤں گا
جب خاک مدینے کی
آنکھوں سے لگاؤں گا

☆☆

ہر سمت سویرے ہیں
دیکھ آئے مدینہ جو
پُر نور وہ چہرے ہیں

☆☆

پلکوں پہ مری آنسو
جب نعت نبیؐ لکھوں
لفظوں سے اُٹھے خوشبو

☆☆

کیا لطف ہے جینے میں
کہتی ہیں سلام آنکھیں
ہر گام مدینے میں

☆☆

Marfat.com

اِک کیف سا طاری ہے
وہ سامنے روضہ ہے
اور سانس بھی جاری ہے

☆☆

انوارِ رسالت سے
کشکول بھروں اپنا
آقا کی شفاعت سے

☆☆

اس دل کی زمیں مہکی
طیبہ کے تصوّر سے
جذبوں میں دھنک جاگی

☆☆

الختصر سرورِ دو عالم ﷺ کے عشق میں محو ہونے کا نام نعت ہے اور نعت بحر عشق مصطفیٰ ﷺ میں غواصی کیے بغیر میسر نہیں آیا کرتی۔ اس لیے وہ شاعر خوش بخت ہے جو نعت گو عاشقانِ رسول ﷺ کی صفوں میں شامل ہو جائے

محمد اقبال نجمی بھی حب رسول ﷺ کے نغمے الاپنے کی بدولت موجودہ نعت نگاروں میں اپنی نعت گوئی اور حضور اکرم ﷺ کی نگاہِ کرم کی فیاضتوں کے طفیل معاشرہ میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ خدائے علیم و خبیر ان کو نعتیہ شاعری کے سبب دینی اور ادبی حلقوں میں مزید شرف امتیاز سے سرفراز کرے اور ان کا یہ نیک جذبہ سدا سلامت رہے۔ (آمین) اپنے تاثرات کا محمد اقبال نجمی صاحب ہی کے ایک ماہیا پر اختتام کرتا ہوں۔

سب جاہ و حشم شوکت
جس در سے ملے سب کو
اُس سے ہے مجھے نسبت

☆☆☆

Marfat.com

حمدیہ ماہیے

رحمت ہے تری رحمت
قطرے کو سمندر دے
قدرت ہے تری قدرت

............☆☆............

ہر لب پہ دعائیں ہیں
سنتا ہے جنہیں مولا
سب اُس کی عطائیں ہیں

............☆☆............

خالق ہے وہی یکتا
رازق ہے وہی سب کا
مالک ہے وہی داتا

............☆☆............

Marfat.com

وہ نور زمینوں کا

خالق ہے خلاؤں کا

مالک ہے مکینوں کا

............☆☆............

شمعیں وہ جلاتا ہے

دل ٹوٹے ہوئے جوڑے

قدرت وہ دکھاتا ہے

............☆☆............

رگ رگ میں سما جائے

جو ذکر کرے اُس کا

دل چین وہی پائے

............☆☆............

Marfat.com

سنتا ہے سوالوں کو
نزدیک رگِ جاں کے
جانے ہے خیالوں کو

............☆☆............

ہر بُت کو گرایا ہے
کعبے کو ترے ہم نے
سجدوں سے بسایا ہے

............☆☆............

ہر سمت عطائیں ہیں
جس سمت نظر اُٹھے
تیری ہی ضیائیں ہیں

............☆☆............

Marfat.com

نظروں میں چمک تیری
گلشن میں ترا جلوہ
چہروں میں دمک تیری

...........☆☆...........

سانسوں پہ ترا پہرہ
انوار سے دل روشن
ذہنوں پہ ترا غلبہ

...........☆☆...........

مولا کی عنایت ہے
میں پاک حرم پہنچا
رحمت ہے سخاوت ہے

...........☆☆...........

Marfat.com

نعتیہ ماہیے

ہر قول ہوا روشن
اُس نطق سے جو نکلا
وہ بول ہوا روشن

............☆☆............

دشمن بھی حوالے دے
وہ ماہِ نبوّت تو
ذہنوں کو اُجالے دے

............☆☆............

کیا رنگِ ضیا بخشا
سرکارؐ مدینہ نے
عرفانِ خدا بخشا

............☆☆............

Marfat.com

ہم خود کو جلا دیں گے
سیرت کے چراغوں سے
دنیا کو ضیا دیں گے

............☆☆............

وہ نام اُجالا ہے
اُس نام کو جپنے کا
انعام اُجالا ہے

............☆☆............

میں بخت سنواروں گا
مشکل جو پڑے مجھ کو
آقاؐ کو پکاروں گا

............☆☆............

Marfat.com

سانسوں میں بسے خوشبو

جب نعت نبیؐ لکھوں

لفظوں میں رَچے خوشبو

............☆☆............

سب داغ مٹائیں گے

روضے کی زیارت سے

ہم بخت جگائیں گے

............☆☆............

کچھ حرف چراغوں سے

مدحت کو چُنے میں نے

خورشید کے باغوں سے

............☆☆............

Marfat.com

فیضان اٹھاؤں گا
سیرت کے چراغوں سے
محفل میں سجاؤں گا

............☆☆............

افکار ہوئے روشن
سرکارؐ کی مدحت سے
اشعار ہوئے روشن

............☆☆............

خوشبو ہے گلابوں کی
طیبہ کی مسافت میں
لذّت ہے ثوابوں کی

............☆☆............

Marfat.com

آقاؐ کی عنایت سے
آسان ہوئیں راہیں
اُس نورِ ہدایت سے

............☆☆............

اِس دل میں بسایا ہے
وہ پیار نرالا ہے
جو آپؐ سے پایا ہے

............☆☆............

کیا پھیر ہیں قسمت کے
دروازے کھلے نجی
سرکارؐ کی چاہت کے

............☆☆............

Marfat.com

کہہ دو یہ محبت سے
جنت میں بھی جائیں گے
ہم بابِ رسالت سے

............☆☆............

اب دل نے یہی ٹھانی
ہم دیکھنے جائیں گے
وہ قریۂ نورانی

............☆☆............

غنچہ یہ کھلے اب تو
میں کوئے نبیؐ پہنچوں
اعزاز ملے اب تو

............☆☆............

Marfat.com

دل کا یہ حرم چمکے
اُس اسمِ گرامی سے
قرطاس و قلم چمکے

............☆☆............

پُر کیف نظارے ہیں
دامن میں مری یادیں
پلکوں پہ ستارے ہیں

............☆☆............

اِک نور میں ڈھلتے ہیں
ہم خاک کے پتلے جب
فرقت میں تڑپتے ہیں

............☆☆............

Marfat.com

خورشید بدست آئے
قرآن کی صورت میں
انوارِ یقیں لائے

............☆☆............

دنیا ہی بدل ڈالی
جب حسنِ دو عالم نے
رحمت کی نظر ڈالی

............☆☆............

آخر میں حضورؐ آئے
سب دورِ جہالت کی
رسموں سے ہیں ٹکرائے

............☆☆............

111290

Marfat.com

کملی میں چھپائیں گے
جو اُنؐ کے ہیں دیوانے
جنت وہ بسائیں گے

............☆☆............

ترسی ہیں مری آنکھیں
دیدار کی حسرت میں
برسی ہیں مری آنکھیں

............☆☆............

دل پر جو لگے گھاؤ
اک حرفِ تسلی سے
سب پھول بنے گھاؤ

............☆☆............

Marfat.com

انوار کا ہالا ہے
اس نورِ مجسم کی
بس یاد اُجالا ہے

............☆☆............

اک حسنِ یقیں لائے
رحمت کی رِدا دینے
وہ عرش نشیں آئے

............☆☆............

موتی جو پروئے ہیں
آقا کی تو فرقت میں
اشجار بھی روئے ہیں

............☆☆............

Marfat.com

جو کفر میں تھے بھٹکے
سرکارؐ کی آمد سے
وہ پھول سبھی چٹکے

............☆☆............

محبوبِ خدا ٹھہرے
مقصودِ خلائق وہ
سب سے ہی ورا ٹھہرے

............☆☆............

اِن خستہ نواؤں کے
دامن میں مرے آقاؐ
کچھ پھول عطاؤں کے

............☆☆............

Marfat.com

خوشیاں یہ مناتا ہے
طیبہ کے تصوّر میں
دل سجدے لٹاتا ہے

............☆☆............

یہ پھیر ہیں قسمت کے
سرکارؐ کی مدحت سے
در کھلتے ہیں جنت کے

............☆☆............

روشن وہ کریں راتیں
طیبہ کے مسافر تو
آنکھوں سے کریں باتیں

............☆☆............

Marfat.com

میں خود کو سجاؤں گا
جب خاک مدینے کی
آنکھوں سے لگاؤں گا

............☆☆............

رحمت کے دریچوں سے
کیا نور کی بارش ہے
طیبہ کے بغیچوں سے

............☆☆............

ہر جان سے پیاری ہے
سیرت کی ضیا میں نے
سینے میں اُتاری ہے

............☆☆............

Marfat.com

اُن پیار کی راہوں میں
جو جذب و تصدّق ہے
رچ جائے نگاہوں میں

............☆☆............

اِک نام جو ہر سو ہے
سانسوں میں بسی میرے
اُس نام کی خوشبو ہے

............☆☆............

وہ ذات وسیلہ ہے
بخشش کی طلب اُن سے
بخشش کا ہی حیلہ ہے

............☆☆............

Marfat.com

ساون کا مہینہ ہے
نجمی کی نگاہوں کا
مرکز تو مدینہ ہے

............☆☆............

اِس دل کو سجاؤں گا
آقاؐ کی ثنا کر کے
انعام میں پاؤں گا

............☆☆............

طیبہ کی فضاؤں میں
بکھرے ہیں حسیں جلوے
ہم بیٹھے ہیں چھاؤں میں

............☆☆............

Marfat.com

پلکوں پہ مری آنسو
جب نعت نبیؐ لکھوں
لفظوں سے اُٹھے خوشبو

............☆☆............

آقاؐ کی عطائیں ہیں
پتھر ہیں مقابل میں
اُس لب پہ دعائیں ہیں

............☆☆............

اُس نور حقیقت سے
اپنی ہے جبیں روشن
اُس نور کی نسبت سے

............☆☆............

Marfat.com

بگڑی وہ بناتے ہیں
ہم دل کی سبھی باتیں
آقاؐ کو سناتے ہیں

............☆☆............

وہ ماہِ مبیں آئے
فرمان حسیں لے کر
ہر دل کے قریں آئے

............☆☆............

ہر سمت سویرے ہیں
دیکھ آئے مدینہ جو
پُر نور وہ چہرے ہیں

............☆☆............

Marfat.com

طٰہٰؐ کی ثنا کر لوں
میں اُسوۂ نبیؐ لے کر
کشکول ذرا بھر لوں

............☆☆............

اِک پیار کی ڈوری سے
ملتا ہے سکوں دل کو
بس یاد کی لوری سے

............☆☆............

کیا نشوونما پائی
اُس چشمِ بصیرت سے
سورج نے ضیا پائی

............☆☆............

Marfat.com

فردوس سا تازہ ہے
وہ نور مدینے کا
ہر صبح کا غازہ ہے

............☆☆............

تابندہ کیا مجھ کو
اک نگہِ شفا ڈالی
اور زندہ کیا مجھ کو

............☆☆............

بھر جائیں مرا آنگن
ہر لحظہ حسیں یادیں
مہکائیں مرا دامن

............☆☆............

Marfat.com

فردوس بریں دیکھیں
گر اِذن ملے ہم کو
طیبہ کی زمیں دیکھیں

............☆☆............

ارمان یہ نکلیں گے
جب مطلعِ فاراں کے
ہم چاند کو دیکھیں گے

............☆☆............

رحمت کو لٹایا ہے
سر سبز کیا ہم کو
خوشبو میں بسایا ہے

............☆☆............

Marfat.com

اُس اسمِ گرامی میں
اِک کیف دوامی ہے
آقاؐ کی غلامی میں

............☆☆............

وہ رات حسیں چمکی
جب نقشِ کفِ پا سے
تاروں کی جبیں چمکی

............☆☆............

ہے شوق مرا رہبر
پہنچوں گا مدینے اب
میں بادِ صبا بن کر

............☆☆............

Marfat.com

پہچان کہاں ممکن
اُس ربِّ دو عالم کی
اے صلِّ علیٰ تجھ بن

............☆☆............

کیا خوبی ہے قسمت کی
صد شکر ملی مجھ کو
معراج محبت کی

............☆☆............

تنویرِ بصر جاگی
آقا کی ہی آمد سے
تقدیرِ بشر جاگی

............☆☆............

Marfat.com

آشفتہ نواؤں پر
کرتے ہیں نظر آقاؐ
پُر درد دعاؤں پر

............☆☆............

طیبہ میں بلا لینا
یہ شان عطا کرنا
دربان بنا لینا

............☆☆............

خوشیوں سے بھرے گھر ہیں
پیغام نبیؐ آیا
مہکے ہوئے منظر ہیں

............☆☆............

Marfat.com

روشن ہے قدم اُن کا
وہ مثلِ قمر چمکے
جس پر ہو کرم اُن کا

............☆☆............

اُن سا ہے کہیں کوئی
آیا ہے نہ آئے گا
اُن جیسا حسیں کوئی

............☆☆............

صحراؤں میں گل مہکے
آقاؐ کی ولادت پر
پژ مردہ نفس چہکے

............☆☆............

Marfat.com

آباد میں رکھوں گا
اب ذکر محمد ﷺ سے
دل شاد میں رکھوں گا

............☆☆............

مہکے ہیں سبھی گلشن
تاریک گھروندے سب
اُس نور سے ہیں روشن

............☆☆............

اُس در پہ ثنا خوانی
کیا لطف اُٹھاتی ہے
چند روز کی مہمانی

............☆☆............

Marfat.com

رتبہ یوں بڑھا لینا
طیبہ کی زیارت سے
آنکھوں کو سجا لینا

............☆☆............

محبوبؐ وہ جب ٹھہرے
تخلیقِ دو عالم کا
پھر آپؐ سبب ٹھہرے

............☆☆............

آقاؐ کی ادا لکھنا
رحمت وہ سراپا ہیں
یوں صفت ثنا لکھنا

............☆☆............

Marfat.com

یوں عرش سجایا ہے
محبوبؐ کے قدموں سے
شان اس کا بڑھایا ہے

............☆☆............

خود پاس بلاتے ہیں
رحمت کے وہ مظہر ہیں
انوار لٹاتے ہیں

............☆☆............

کیا لطف ہے جینے میں
کہتی ہیں سلام آنکھیں
ہر گام مدینے میں

............☆☆............

Marfat.com

عظمت کے دریچوں میں
سرکارؐ نے بلوایا
طیبہ کے بغیچوں میں

............☆☆............

آنکھوں میں بسائی ہے
طیبہ کی تصوّر میں
تصویر بنائی ہے

............☆☆............

اک بادِ بہاراں ہے
سرکارؐ کی خدمت میں
اشکوں سے چراغاں ہے

............☆☆............

Marfat.com

دامن ہے تہی میرا
کچھ پھول چنوں در سے
ارمان یہی میرا

............☆☆............

قسمت کو بناتا ہوں
کچھ پھول درودوں کے
جب لب پہ سجاتا ہوں

............☆☆............

پاس اپنے بٹھا لیجئے
پلکوں کے ستاروں کو
قدموں میں جگہ دیجئے

............☆☆............

Marfat.com

اِک کیف سا طاری ہے
وہ سامنے روضہ ہے
اور سانس بھی جاری ہے

............☆☆............

انوارِ رسالت سے
کشکول بھروں اپنا
آقاؐ کی شفاعت سے

............☆☆............

اس دل کی زمیں مہکی
طیبہ کے تصوّر سے
جذبوں میں دھنک جاگی

............☆☆............

Marfat.com

اک نور ہے چاہت ہے
سرکارؐ کا روضہ ہی
اقلیمِ محبت ہے

............☆☆............

انوار رسالت کے
بخشش کا وسیلہ ہیں
احکام شریعت کے

............☆☆............

جس سمت چلا جاؤں
آقاؐ کے غلاموں کا
ہر جام بھرا پاؤں

............☆☆............

Marfat.com

لہجے ہیں رسیلے سے
اک نعت بنائی ہے
لفظوں کے وسیلے سے

............☆☆............

نظروں کے وہ محور ہیں
منزل کا نشاں وہ ہیں
دنیا کے وہ رہبر ہیں

............☆☆............

وہ عفو کے پیکر ہیں
رحمت ہیں جہانوں کی
بخشش کا سمندر ہیں

............☆☆............

Marfat.com

ہر سانس فروزاں ہے
اک یاد حسیں اُن کی
ہر درد کا درماں ہے

............☆☆............

پلکوں پہ چراغاں ہے
جو اشک بنا گوہر
وہ شوق کا عنوان ہے

............☆☆............

جس روز قیامت ہو
بخشش کے لیے میری
وہ سایۂ رحمت ہو

............☆☆............

Marfat.com

اُن سا نہ کہیں دیکھا
آقاؐ نے سکوں بخشا
جو قلبِ حزیں دیکھا

............☆☆............

سلطانِؐ مدینہ ہیں
تابندہ جہاں اُن سے
وہ جانِ مدینہ ہیں

............☆☆............

دل نے وہ مہک پائی
طیبہ کے تصوّر سے
آنکھوں میں چمک آئی

............☆☆............

Marfat.com

اب پاس بلائیں گے
کہتی ہیں مری آنکھیں
جلوہ بھی دکھائیں گے

............☆☆............

غنچوں میں چٹک جاگی
جب نعت لکھی میں نے
لفظوں میں مہک جاگی

............☆☆............

وہ خلقِ مجسم ہیں
وہ ختمِ رسلؐ مولا
وہ شاہِ دو عالم ہیں

............☆☆............

Marfat.com

طیبہ کی فضائیں ہیں
نجمی کو میسر اب
کیا پاک ہوائیں ہیں

............☆☆............

وہ جان سے پیارے ہیں
محبوبِ خدا نجمی
ہم سب کے سہارے ہیں

............☆☆............

سورج کو بھی موڑا ہے
انگلی کے اشارے سے
ہاں چاند بھی توڑا ہے

.... ☆☆

Marfat.com

جینا یوں سکھایا ہے
بتلا کے رہِ خالق
دوزخ سے بچایا ہے

............☆☆............

رحمت کا ہوا سایا
لب میرے مہک اُٹھے
جب صلِ علیٰ گایا

............☆☆............

موسم یہ نکھارے ہیں
سردار ہیں وہ سب کے
آقا وہ ہمارے ہیں

............☆☆............

Marfat.com

دیکھے ہے اشارے کو
یہ تشنہ نظر میری
ترسے ہے دوارے کو

............☆☆............

پہلے سا نہیں عالم
مسرور میں رہتا ہوں
پایا ہے نبیؐ ارحم

............☆☆............

اس دل میں نگاراں ہیں
رحمت کے دریچوں سے
ہر سمت بہاراں ہیں

............☆☆............

Marfat.com

وہ مرسلِؐ عالی ہیں
بردے ہیں انہی کے ہم
وہ سب کے ہی والی ہیں

............☆☆............

انداز حسیں بخشا
مدحت کا ہنر دے کر
اعزاز حسیں بخشا

............☆☆............

مرکز ہیں وہ راحت کا
فرمان ہے ہر اعلیٰ
اُس نورِ ہدایت کا

............☆☆............

Marfat.com

طیبہ کے مکیں ٹھہرے

اُن سا نہ کوئی دیکھا

وہ جانِ یقیں ٹھہرے

............☆☆............

دلکش ہیں سبھی تیور

وہ عدل دیا جس سے

جگمگ ہیں سبھی منظر

............☆☆............

ذلت سے بچایا ہے

اُس رہبرِ کامل نے

ہر عیب چھپایا ہے

............☆☆............

Marfat.com

وہ نام جو پیارا ہے
اُس نام کے صدقے میں
دنیا کو سنوارا ہے

............☆☆............

اک لطفِ سفر پایا
جب رحمتِ عالمؐ کا
روضہ تھا نظر آیا

............☆☆............

ہم سب کے وہی والی
وہ پیار کا منبع ہیں
وہ ذات میں ہیں عالی

............☆☆............

Marfat.com

کیا شانِ محمد ﷺ ہے
عرفانِ الٰہی بھی
فیضانِ محمد ﷺ ہے

............☆☆............

اک نام جو پیارا ہے
ہے وردِ زبانِ ہر دم
ہم سب کا سہارا ہے

............☆☆............

مرکز وہ حسیں دیکھوں
کہتے ہیں جسے طیبہ
وہ خلدِ بریں دیکھوں

............☆☆............

Marfat.com

کیا پھول کھلائے ہیں
اس ذات کے صدقے میں
گلزار سجائے ہیں

............☆☆............

آنکھوں کو کیا بینا
آقاؐ نے سکھایا ہے
دنیا میں ہمیں جینا

............☆☆............

قدموں میں بلا لینا
کہتا ہے غلام آقاؐ
دامن میں چھپا لینا

............☆☆............

Marfat.com

طیبہ کی زمیں چمکی
اے صلِّ علیٰ تجھ سے
تاروں کی جبیں چمکی

............☆☆............

سب جاہ و حشم ، شوکت
جس در سے مِلے،سب کو
اُس در سے مُجھے نسبت

............☆☆............

اِک ذاتِ مکرمؐ نے
عقدے ہیں سبھی کھولے
اِک نورِ مجسمؐ نے

............☆☆............

Marfat.com

اِک سمت تو سازش ہے
ہم قتل کریں اِن کو
اِک سمت نوازش ہے

............☆☆............

سونے کی ڈلی دیکھوں
محبوب ہے بس مجھ کو
طیبہ کی گلی دیکھوں

............☆☆............

اک جوت جلے دل میں
اُس در پہ میں پھر پہنچوں
خواہش یہ پلے دل میں

............☆☆............

Marfat.com

مہکی ہیں مری راتیں
اُس نور کے جلوے ہیں
رحمت کی ہیں برساتیں

............☆☆............

اک عالمِ حیرت ہے
دل مجھ سے یہ کہتا ہے
یہ کون سی منزل ہے

............☆☆............

مرکز پہ بلایا ہے
رستے میں بھٹکتا تھا
منزل سے ملایا ہے

............☆☆............

Marfat.com

بخشش کے بہانے ہیں
دامن کے خزانے سب
اُمت پہ لٹانے ہیں

............☆☆............

دل زار شگفتہ ہے
اب نعت نبیؐ لکھ کر
گفتار شگفتہ ہے

............☆☆............

چاہت کی اذاں بخشی
رحمت کی قبا ڈالی
دشمن کو اماں بخشی

............☆☆............

Marfat.com

خوبی ہے یہ قسمت کی
صد شکر ملی مجھ کو
معراج محبت کی

............☆☆............

ہم پیار سے جھومیں گے
جب کیف کے عالم میں
اُس خاک کو چومیں گے

............☆☆............

اک نور سے تاباں ہے
طیبہ کی زمیں نجمی
فردوس بداماں ہے

............☆☆............

Marfat.com

اُس صبحِ سعادت پر
قربان ہیں یہ صبحیں
اُس نورِ ہدایت پر

............☆☆............

سلطانِ زماں سارے
خدام سبھی اُنؐ کے
سلطان جہاں سارے

............☆☆............

دنیا میں بھی چرچا ہے
محبوبؐ خدا کا تو
عقبیٰ میں بھی شہرہ ہے

............☆☆............

Marfat.com

طیبہ کی فضاؤں میں
ملتی ہے اماں سب کو
اُن پاک ہواؤں میں

...........☆☆...........

کیا رنگِ عقیدت ہے
اُس رحمتِ عالمؐ کی
ہر دل میں محبت ہے

...........☆☆...........

رحمت ہیں وہی رحمت
وہ پیار سراپا ہیں
شفقت ہیں وہی شفقت

...........☆☆...........

Marfat.com

اس جاں میں بسائی ہے
خوشبوئے گلِ طیبہ
اس دل میں رچائی ہے

............☆☆............

کچھ پھول ہیں تاروں کے
میں نذر کو لایا ہوں
یہ پھول بہاروں کے

............☆☆............

یوں مدحِ نبیؐ کرنا
دامن میں سدا اپنے
یہ پھول کھلا رکھنا

............☆☆............

Marfat.com

ضو بار فضائیں ہیں
قرآن میں جو لکھیں
آقاؐ کی ادائیں ہیں

............☆☆............

اک خواب حسیں دیکھوں
دل محوِ زیارت ہو
سجدے میں جبیں دیکھوں

............☆☆............

وہ ماہِ مبیں دیکھا
انسان کی نظروں نے
کب اُن سا حسیں دیکھا

............☆☆............

Marfat.com

کچھ چاند ستارے ہیں
وہ عشق میں جیتے ہیں
جو آپؐ کے پیارے ہیں

............☆☆............

قندیل جلائی ہے
وہ نورِ ازل بھیجا
تقدیر بنائی ہے

............☆☆............

اعزاز بڑھائے ہیں
آقاؐ نے ہی جینے کے
انداز سکھائے ہیں

............☆☆............

Marfat.com

کوثر کو سنبھالیں گے
اُمت کے گناہوں پر
کملی بھی وہ ڈالیں گے

............☆☆............

یوں پھول کھلا دل کا
رحمت کا بہا چشمہ
اور چاک سِلا دل کا

............☆☆............

رحمت کی گھڑی اُتری
یادوں کا لگا میلہ
آنکھوں میں جھڑی اُتری

............☆☆............

Marfat.com

شبنم کو لٹایا ہے
سرسبز کیا ہم کو
خوشبو میں بسایا ہے

............☆☆............

سیرت کی غلامی سے
محروم نہ اب رکھیے
اس لطفِ دوامی سے

............☆☆............

وہ ماہِ مبیں میرے
جب نعت میں لکھتا ہوں
دل میں ہوں مکیں میرے

............☆☆............

Marfat.com

دنیا کو جگایا ہے
توحید کی مشعل کو
ہر دل میں جلایا ہے

............☆☆............

ہر دل نے خوشی پائی
اک آپؐ کے صدقے میں
دنیا کی ہے زیبائی

............☆☆............

رشتہ ہے گلابوں سے
مولا نے نوازا ہے
کیا اچھے خطابوں سے

............☆☆............

Marfat.com

کیا خوف قیامت کا
مل جائے اگر مجھ کو
رحمت کا حسیں سایا

............☆☆............

اب لاج مری رکھنا
راہوں میں کھڑا آقاؐ
اک لطف عطا کرنا

............☆☆............

توقیر ملی مجھ کو
وہ خواب سجائیں گے
تعبیر ملی مجھ کو

............☆☆............

Marfat.com

کیا فیض اُٹھائے ہیں
جلوے سبھی نورانی
اصحابؓ نے پائے ہیں

............☆☆............

اس دل میں ادب رکھوں
میں بندۂ عاصی ہوں
رحمت کی طلب رکھوں

............☆☆............

ہر ظلم سے ٹکرائے
مظلوم کی خاطر ہی
بُت کبر کے سب ڈھائے

............☆☆............

Marfat.com

رہبر وہ یگانہ ہیں
ہے شان فقر اُنؐ کا
وہ شاہِ زمانا ہیں

............☆☆............

ہر سمت اُجالے ہیں
اُس پیار کی وادی میں
انوار کے ہالے ہیں

............☆☆............

نادار کوئی آیا
ہر دکھ کی دوا پائی
بیمار کوئی آیا

............☆☆............

Marfat.com

وہ صاحب قرآں ہیں
ہم دور ہوئے اُن سے
رسوا ہیں ، پریشاں ہیں

............☆☆............

ہوتی ہے اذاں دل میں
وہ ذِکر حسیں بھی
رہتا ہے رواں دل میں

............☆☆............

تابندہ جبیں آقاؐ
معراج کے دولہا ہیں
فرخندہ جبیں آقاؐ

............☆☆............

Marfat.com

اعجاز کے دھارے سے
وہ چاند کیا نجمی
دو نیم اشارے سے

............☆☆............

وہ جانِ مشیت ہیں
وہ قلزمِ شفقت ہیں
وہ روحِ شریعت ہیں

............☆☆............

پڑھتے ہیں مدامی سب
خدمت میں درود اُن کی
دیتے ہیں سلامی سب

............☆☆............

Marfat.com

وہ شافعِ محشرؐ ہیں
سلطانِؐ دو عالم بھی
وہ مالکِ کوثر ہیں

............☆☆............

سب کے ہی سہارے ہیں
رحمت ہیں جہانوں کی
آقاؐ جو ہمارے ہیں

............☆☆............

ہر جان نگیں اُن سے
یہ صبحِ نمو اُن سے
ہر شام حسیں اُن سے

............☆☆............

Marfat.com

حق دار شفاعت ہے
دعویٰ ہے غلامی کا
یہ آپؐ کی اُمت ہے

............☆☆............

صورت یہ بنائی ہے
یہ محفلِ تنہائی
یادوں سے سجائی ہے

............☆☆............

جو نقش بھی بھاتے ہیں
اُس روئے منور کے
صدقے میں ہی پاتے ہیں

............☆☆............

Marfat.com

آنکھوں کو جھکاتا ہوں
جب ذِکر نبیؐ آئے
چاہت کو بڑھاتا ہوں

............☆☆............

طیبہ کی زمیں دیکھی
اور رشک کیا خود پر
جنت وہ حسیں دیکھی

............☆☆............

اعجاز یہ اُن کا ہے
اس محفلِ گیتی کا
چہرہ جو چمکتا ہے

............☆☆............

Marfat.com

ہر شے پہ نکھار آئے
رحمت کی گھٹا برسے
گلشن پہ بہار آئے

............☆☆............

سنتے ہیں فضاؤں سے
اذکار سبھی پیارے
رحمت کی ہواؤں سے

............☆☆............

کوئی نہ مقابل ہے
ثانی نہ کوئی اُنؐ کا
کوئی نہ مماثل ہے

............☆☆............

Marfat.com

تاثیرِ ہدایت سے
سینوں کو کیا روشن
آقاؐ نے محبت سے

............☆☆............

اتنی ہے دعا میری
ہو خلقِ محمد ﷺ سے
پُر اثر دعا میری

............☆☆............

اعلیٰ یہ شرف پاؤں
طلعت جو ملے مجھ کو
خورشید میں ہو جاؤں

............☆☆............

Marfat.com

کعبہ ہے وہ کعبے کا
ہر نقش حسیں نجمی
سرکارؐ کے روضے کا

............☆☆............

کس درجہ غنی میں ہوں
مجھ پر ہے نظر اُنؐ کی
قسمت کا دھنی میں ہوں

............☆☆............

وہ نور ضیا بانٹے
جب ابرِ عنایت ہو
اس دل کی زمیں مہکے

............☆☆............

Marfat.com

گھنگور گھٹا چھائی
جب ذِکر ہوا اُنؐ کا
رحمت کی ہوا آئی

............☆☆............

ہر سمت اُجالے ہیں
پیغام ملا دل کو
سب دور اندھیرے ہیں

............☆☆............

کچھ نعمتیں پائی ہیں
صد شکر کہ طیبہ کی
کچھ صورتیں دیکھی ہیں

............☆☆............

Marfat.com

ہر لب کی دعا وہ ہیں
محبوبِؐ خدا جو ہیں
دھڑکن کی صدا وہ ہیں

............☆☆............

کیسی یہ بہار آئی
اک پیار کی خوشبو سے
مہکی میری تنہائی

............☆☆............

وہ جانِ طریقت ہیں
وہ منبعءِ عرفاں ہیں
وہ شمعِ شریعت ہیں

............☆☆............

Marfat.com

وہ غیرتِ آدمؑ ہیں
وہ ہادیٔ دوراں ہیں
وہ رہبرِ اعظمؐ ہیں

............☆☆............

سب اُنؐ کا اُجالا ہے
گم راہ کو منزل دی
گرتے کو سنبھالا ہے

............☆☆............

ایماں کی جبیں اُنؐ سے
تابندہ ہوئی نجمی
یہ روئے زمیں اُنؐ سے

............☆☆............

Marfat.com

وہ شوکتِ انسان ہے
بھرتے ہیں سبھی دامن
وہ دولتِ عرفاں ہے

............☆☆............

چاہت کی چمک بخشیں
یادیں مرے آقاؐ کی
ہر پل ہی مہک بخشیں

............☆☆............

وہ پیکرِ قرآنی
احسان کریں سب پر
وہ دامنِ رحمانی

............☆☆............

Marfat.com

وہ روحِ بہاراں ہیں
وہ جانِ زمن آقاؐ
وہ فخرِ رسولاں ہیں

............☆☆............

ہر غم کی دوا ٹھہرے
وہ خاکِ کفِ پا ہی
ہر دل کی شفا ٹھہرے

............☆☆............

وہ مالک و مولاؐ ہیں
بھر دیتے ہیں سب دامن
وہ اپنی تمنا ہیں

............☆☆............

Marfat.com

وہ نازشِ ملت ہیں
ہر غم کا مداوا ہیں
وہ مالکِ جنت ہیں

............☆☆............

وہ نور کا چہرہ ہیں
نکہت وہ سراپا ہیں
بخشش کا ذریعہ ہیں

............☆☆............

اک پھول شگفتہ سا
چٹکا ہے مرے دل میں
جب نام لیا اُن کا

............☆☆............

Marfat.com

اِک شوق کی حالت سے
سرشار کروں خود کو
میں وصل کی راحت سے

............☆☆............

سرچشمہء رحمت سے
سندیسہ کوئی آئے
دربارِ رسالت سے

............☆☆............

محمودؐ وہ یکتا ہیں
مہمان وہ سدرہ کے
محبوبؐ وہ اعلیٰ ہیں

............☆☆............

Marfat.com

تابندہ نگیں آئے
سب خلق سے جو افضل
وہ ماہِ مبیں آئے

............☆☆............

کشکول مرا خالی
بھر دینا اِسے پورا
مالک اے مرے والیؐ

............☆☆............

مضمون نیا باندھوں
جب نعت نبیؐ لکھوں
دامن میں صبا باندھوں

............☆☆............

Marfat.com

سب سانس چلیں اُنؐ سے
ماضی ہو کہ فردا ہو
سب دیپ جلیں اُن سے

............☆☆............

جذبوں کو زباں دیں گے
یہ اشک مرے، گر کر
تسکینِ جہاں دیں گے

............☆☆............

اک نور کا دریا ہے
ہر بام مدینے میں
سرکارؐ کا جلوہ ہے

............☆☆............

Marfat.com

برکت کے نشاں پاؤں
میں اسمِ محمد ﷺ سے
رحمت کے نشاں پاؤں

............☆☆............

یہ خاکِ عجم مہکی
جب ابرِ کرم برسا
یہ سوئے حرم پہنچی

............☆☆............

جب جب یہ ہنر چمکے
اُس مہرِ رسالت کی
مدحت کا قمر چمکے

............☆☆............

Marfat.com

محمودؐ مرے آقاؐ
بخشش کا ملے مژدہ
مقصود مرے آقاؐ

............☆☆............

خیرات لٹاتے ہیں
در کھول کے رحمت کا
دن رات سجاتے ہیں

............☆☆............

والشمس کا جلوہ ہیں
وہ مہرِ مبیں تجھی
واللیل سراپا ہیں

............☆☆............

Marfat.com

اِک فیض کا چشمہ ہیں
سرکارؐ مدینہ تو
اِک لطف کا دریا ہیں

............☆☆............

جو حاملِ قرآں ہیں
آقاؐ کے وہی بردے
جو پیکرِ ایماں ہیں

............☆☆............

اے جانِ حیا آقاؐ
تجھ سے ہی نگاہوں نے
پائی ہے ضیا آقاؐ

............☆☆............

Marfat.com

جو نعت بھی لکھتا ہوں
میں زادِ رہِ عقبیٰ
بس اُس کو سمجھتا ہوں

............☆☆............

دل ، جان ، جگر سارے
طیبہ کے مسافر تو
اپنوں سے لگے پیارے

............☆☆............

چاہت کے زمانے ہیں
جو گذرے مدینے میں
وہ پیار خزانے ہیں

............☆☆............

Marfat.com

صورت ہے یہ جینے کی
سنتا ہی رہوں نجمی
روداد مدینے کی

............☆☆............

مدحت کو ، عبادت کو
کچھ لفظ چنے میں نے
توصیفِ رسالت کو

............☆☆............

ہر درد کا درماں ہے
وہ رحمتِ یزداں تو
اک ابرِ بہاراں ہے

............☆☆............

Marfat.com

خوشبو میں بساتا ہوں
میں پھول عقیدت کے
سانسوں میں کھلاتا ہوں

............☆☆............

انوار مدینے کے
دل ، جان کریں روشن
گلزار مدینے کے

............☆☆............

سانسیں بھی معطر ہوں
جب نعت لکھوں نجمی
پھر لفظ سمندر ہوں

............☆☆............

Marfat.com

بگڑی میں بناتا ہوں
ماتھے پہ مدینے کی
جب دھول سجاتا ہوں

............☆☆............

اعزاز یہ پایا ہے
مدحت کا ہنر مولاؐ
تو نے جو سکھایا ہے

............☆☆............

اُس نور کے پیکر کی
کرنیں ہیں جہاں بھر میں
توحید کے خاور کی

............☆☆............

Marfat.com

عنوان مدینہ ہے
آقاؐ کی محبت سے
اب پار سفینہ ہے

............☆☆............

بدلے ہیں سبھی منظر
فاران سے اُترے ہیں
جب نور بھرے پیکر

............☆☆............

کملی میں چھپا لیں گے
بخشش کی سند دینے
پاس اپنے بُلا لیں گے

............☆☆............

Marfat.com

بیدار مری آنکھیں
روضے کی زیارت سے
سرشار مری آنکھیں

............☆☆............

کیا خوب حوالا ہے
اک آپؐ سے دنیا میں
ہر سمت اُجالا ہے

............☆☆............

محبوب وہ پیارا ہے
آقاؐ نے چھوا جس کو
ذرّہ بھی ستارا ہے

............☆☆............

Marfat.com

ہر درجہ محبت کی
بٹتی ہے دو عالم میں
تنویر سخاوت کی

............☆☆............

صدقہ میں اُتاروں گا
طیبہ سے صبا آئے
گھر بار نکھاروں گا

............☆☆............

ملتا ہوں گلابوں سے
بہلاؤں سدا خود کو
طیبہ ہی کے خوابوں سے

............☆☆............

Marfat.com

آقاؐ کے تکلّم کی
نکہت ہے زمانے میں
اُس نورِ تبسّم کی

............☆☆............

بن جائے سماں کیسے
الفاظ میں آقاؐ کی
سیرت ہو بیاں کیسے

............☆☆............

معراج رسالت کی
پاؤ گے کہاں ، کیسے
تمثیل اُخوت کی

............☆☆............

Marfat.com

آقاؐ کی وساطت سے
پہچان ملی رب کی
خوشبوئے رسالت سے

............☆☆............

وہ خلدِ زمن مہکا
جب زلف وہ لہرائی
ہر سرو سمن مہکا

............☆☆............

صرصر کو صبا بخشی
تپتے ہوئے صحرا کو
رحمت کی ردا بخشی

............☆☆............

Marfat.com

انوار سے بعثت کے
دنیا میں اُجالے ہیں
افکارِ رسالت سے

............☆☆............

تعبیر ہے خوابوں کی
در پاک پہ حاضر ہوں
تنویر ہے جذبوں کی

............☆☆............

سعدین کو چوموں گا
حسرت ہو اگر پوری
نعلین کو چوموں گا

............☆☆............

Marfat.com

دل جان مرے نکھرے
طیبہ کے تصور سے
در بام سبھی چمکے

............☆☆............

پیغام حضوری سے
اک کیف ملا دل کو
اُس حلقۂ نوری سے

............☆☆............

تنہائی سجاتا ہوں
طیبہ کے مناظر کو
جب سامنے لاتا ہوں

............☆☆............

Marfat.com

دل کا ہے حرا روشن
کرنوں سے یہ مدحت کی
رہتا ہے سدا روشن

............☆☆............

اک جلوہ نمائی ہے
میلاد پہ آقاؐ کے
کیا بزم آرائی ہے

............☆☆............

رحمت کی گھٹا برسی
تاثیرِ دعا پائی
طیبہ کی فضا دیکھی

............☆☆............

Marfat.com

پرواز کروں اونچی
لکھنی ہے ثنا اُن کی
انداز رہے عالی

............☆☆............

قندیل جلاتا ہوں
چاہت کے ستاروں سے
دل کو میں سجاتا ہوں

............☆☆............

طیبہ جو نظر آیا
اُس بابِ سخاوت پر
دامن کو تھا پھیلایا

............☆☆............

Marfat.com

وہ مشعلِ فاراں ہیں

وہ چہرہء تاباں ہیں

وہ جانِ بہاراں ہیں

............☆☆............

وہ حسنِ فصاحت ہیں

امواج ہیں رحمت کی

سرتاجِ رسالت ہیں

............☆☆............

وہ درد کے درماں ہیں

مقصودِ تمنّا ہیں

ہر چیز کا عنواں ہیں

............☆☆............

Marfat.com

فردوس کی نکہت میں
انوارِ نبیؐ ہوں گے
رعنائیء جنت میں

............☆☆............

اک حسن کا پیکر ہیں
وہ حلم کا لہجہ ہیں
وہ خلق کے رہبر ہیں

............☆☆............

رحمت کا اشارا ہو
طیبہ سے مجھے دوری
اب کیسے گوارا ہو

............☆☆............

Marfat.com

الہام کی بارش ہو
میں نعت کہوں جب بھی
انعام کی بارش ہے

............☆☆............

طیبہ کے شجر دیکھے
دل شاد جو کرنا ہو
آقاؐ کا نگر دیکھے

............☆☆............

رحمت کی ضیا باری
اُس بابِ سخاوت سے
ہر وقت رہے جاری

............☆☆............

Marfat.com

عنوان شہادت کے
دکھلائیں مرے آقاؐ
اعجاز رسالت کے

............☆☆............

آنکھوں کی ضیا سمجھوں
آقاؐ کے تصوّر کو
مولا کی عطا سمجھوں

............☆☆............

اُس شہر کے خوابوں کو
نظروں میں سجایا ہے
طیبہ کے گلابوں کو

............☆☆............

Marfat.com

کیا رنگ سہانے ہیں
اقوال جو آقاؐ کے
انمول خزانے ہیں

............☆☆............

اُس خلد کی چھاؤں میں
رہنا ہے مجھے نجمی
طیبہ کی ہواؤں میں

............☆☆............

انمول بنایا ہے
گلزار مدینے کا
نظروں میں سمایا ہے

............☆☆............

Marfat.com

اُترے ہیں مہ و اختر
دیکھے ہیں مدینے میں
انوار نظر پرور

............☆☆............

وہ چین سکوں پائے
روشن ہو قلب اُس کا
آقا کا جو ہو جائے

............☆☆............

پروانہء رحمت میں
اک نام مرا لکھنا
اِس فردِ محبت میں

............☆☆............

Marfat.com

اُس قریہء رحمت میں
میرا بھی ٹھکانہ ہو
اُس وادیء جنت میں

............☆☆............

ہر دل نے ضیا پائی
توصیفِ پیمبرؐ سے
ملتی ہے پذیرائی

............☆☆............

بخشش کا بہانہ ہے
آقاؐ کی ثنا خوانی
انمول خزانہ ہے

............☆☆............

Marfat.com

آنکھوں سے وضو کر لوں
در پاک پہ آیا ہوں
رحمت سے سبو بھر لوں

............☆☆............

نقشہ وہ دکھا مجھ کو
طیبہ کا تو زائر ہے
روداد سنا مجھ کو

............☆☆............

آنسو یہ ضیا دیں گے
اب ہجر میں طیبہ کے
منظر بھی صدا دیں گے

............☆☆............

Marfat.com

اعزاز مدینے کا
بھرتا ہے سبھی کاسے
اعجاز مدینے کا

............☆☆............

کچھ رنگ گلابوں سے
ہیں نقش مرے دل پر
رحمت کے سحابوں سے

............☆☆............

ہر دل کو ہی پیارا ہے
فردوسِ بریں طیبہ
جینے کا سہارا ہے

............☆☆............

Marfat.com

قاسمؐ ہیں جہانوں کے
والیؐ وہ مدینے کے
مالک ہیں خزانوں کے

............☆☆............

اک آپؐ کی بعثت سے
انوار ملے ہم کو
آقاؐ کی اطاعت سے

............☆☆............

مدحت کی ضیا بن کر
طیبہ میں پھروں نجمی
میں موجِ صبا بن کر

............☆☆............

Marfat.com

ہر نقشِ گماں روشن
آقاؐ کے ہی آنے سے
ہے بزمِ جہاں روشن

............☆☆............

پُر نور دعاؤں سے
اُمّت کو نوازا ہے
اُسوہ کی ضیاؤں سے

............☆☆............

جلوہء حرم دیکھا
اُس پیار کی وادی میں
اک ربطِ بہم دیکھا

............☆☆............

Marfat.com

وہ نور میں ڈھلتے ہیں
اُس ہادیء برحق کے
اُسوہ پہ جو چلتے ہیں

............☆☆............

آقاؐ کی اطاعت میں
بخشش بھی ہے، رحمت بھی
ہاں مدحِ رسالتؐ میں

............☆☆............

تقدیس کی بارش ہے
برکاتِ رہِ طیبہ
انوار کی تابش ہے

............☆☆............

Marfat.com

رحمت کی گھٹائیں ہیں
چلتی جو مدینے میں
جنت کی ہوائیں ہیں

............☆☆............

اِک نور ضیا پائے
اُس شہرِ محبت میں
ہر ذرّہ چمک جائے

............☆☆............

لفظوں کو اُٹھاتا ہوں
میں اُسوہء نوری سے
ہر شعر سجاتا ہوں

............☆☆............

Marfat.com

وہ نقشِ قدم چوما
سب داغ مٹے دل کے
ضو ریز حرم چوما

............☆☆............

عالی ہیں نسب آقاؐ
محبوبؐ جہاں بھر کے
ہم سب کی طلب آقاؐ

............☆☆............

وہ نورِ سحر ٹھہرے
اک شہرِ مدینہ ہی
تسکینِ نظر ٹھہرے

............☆☆............

Marfat.com

جو داغ ہوں سینے کے
دھو دیتے ہیں سب نجمی
انوار مدینے کے

............☆☆............

پُر کیف مسافت ہے
آقاؐ کے نگر پہنچیں
ہر دل کی یہ چاہت ہے

............☆☆............

اعزاز ملا اعلیٰ
مدحت کے وسیلے سے
کیا شان ہوئی بالا

............☆☆............

Marfat.com

اُمّیؐ ہیں لقب آقاؐ
شیریں ہے سخن اُن کا
بخشش کا سبب آقاؐ

...........☆☆...........

رگ رگ میں حرارت ہے
آقاؐ کی ثنا گوئی
انوارِ صباحتؑ ہے

...........☆☆...........

جیون بھی سنورتا ہے
اُن پیار کی راہوں میں
چندن بھی مہکتا ہے

...........☆☆...........

Marfat.com

رفعت میں وہ بالا ہیں
محدود تخیل ہے
وہ سوچ سے اعلیٰ ہیں

............☆☆............

ظلمت کو بھگایا ہے
غفلت میں پڑے تھے ہم
آقاؐ نے جگایا ہے

............☆☆............

اعجاز رسالت کے
کنکر بھی گواہی دیں
خود نطقِ شہادت سے

............☆☆............

Marfat.com

جب آئی شب اسریٰ
عظمت تھی جو آقاؐ کی
دکھلائی شب اسریٰ

............☆☆............

بخشش کا سبب ہو گی
رحمت کے مقابل میں
جو میری طلبؐ ہو گی

............☆☆............

اُس مہرِ رسالتؐ نے
ذرّوں کو ضیا بخشی
اُس جانِ اُخوت نے

............☆☆............

Marfat.com

اک سوچ صداؤں میں

بیٹھا ہوں مدینے میں

یا خُلد کی چھاؤں میں

............☆☆............

دمساز ہیں رہبر ہیں

وہ جام بھریں سب کا

وہ ساقیء کوثرؐ ہیں

............☆☆............

اُمّید کی مشعل کو

ہر دل میں جلایا ہے

توحید کی مشعل کو

............☆☆............

Marfat.com

کس درجہ کرم دیکھا
اک نام محمد ﷺ ہی
تاروں پہ رقم دیکھا

............☆☆............

انوار لٹائے ہیں
اخلاص کے دریا جو
سوکھے تھے چلائے ہیں

............☆☆............

اک نور صحیفہ ہے
اُس نور کے پیکر کا
ہر نام وظیفہ ہے

............☆☆............

Marfat.com

فرقت کی مٹیں گھڑیاں
سرکارؐ مدینہ اب
رحمت کی لگیں جھڑیاں

...........☆☆...........

چاہت کا لگے غازہ
پھر خاکِ مدینہ اب
چہرے کا بنے غازہ

...........☆☆...........

پھولوں سے بھرے دامن
طیبہ کی فضاؤں میں
دل کا ہو نگر روشن

...........☆☆...........

Marfat.com

افکار مہکتے ہیں
طیبہ کی فضاؤں میں
انوار برستے ہیں

............☆☆............

آقاؐ کی وِلا پاؤں
میں حشر کی گرمی میں
بخشش کی رِدا پاؤں

............☆☆............

ہر قول خزانہ ہے
آقاؐ کی کریمی سے
سیراب زمانہ ہے

............☆☆............

صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

Marfat.com

MADINE KE

Muhammad Iqbal Najmi

Marfat.com